مُورکھ اور نادان ہے کہ جہالت اور نادانی میں دُنیا میں کوئی اس کی نظیر نہیں۔ ایک شخص جو کسی کے باپ کو گندی گالیاں دیتا ہے اور پھر چاہتا ہے کہ اُس کا بیٹا اس سے خوش ہو۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے جو لوگ محض زبان سے کسی قوم کے ساتھ صلح کرنے کے لئے زور دیتے ہیں۔ اُن کو چاہیئے کہ صلحکاری کے کام بھی دکھلائیں اے ہموطن پیارو! میری اس بات پر غور کرو اور یُوں ہی نہ پھینک دو جبکہ ہم ایک ہی ملک میں رہتے ہیں چاہیئے کہ باہم ایسی محبت کریں کہ ایک دُوسرے کے اعضاء ہو جائیں مگر یہ بھی یاد رکھو کہ اگر منافقانہ طور پر محبّت ہو تو وُہ محبّت نہیں ہے بلکہ وہ ایک زہریلا تخم ہے جو بعد میں اپنا مہلک پھل دکھلائیگا۔ صلحکاری بہت عمدہ
ص۱۲ چیز ہے مگر بد زبانی اور صلحکاری دونوں ہرگز جمع نہیں ہو سکتے۔ پس اے صاحبان! کیا آپ لوگ اِس بات کیلئے طیار ہیں یا نہیں کہ صلح کی بنیاد ڈالنے کے لئے اِس پاک اصول کو قبول کرلیں کہ جیسے ہم سچے دل سے آپ کے بزرگ رشیوں اور اوتاروں کو صادق جانتے ہیں جن پر آپ کی قوم کے کروڑہا لوگ ایمان لا چکے ہیں اور اُن کے نام عزّت سے زبانوں پر جاری ہیں۔

ایسا ہی آپ لوگ بھی صدق دل سے اِس کلمہ پر ایمان لے آئیں کہ

لاالٰہ الّا اللّٰہ محمّد رسُول اللّٰہ

تا جس اتحاد اور صلح کیلئے ہم نے قدم اُٹھایا ہے اُس میں آپ بھی شریک ہو کر اُس تفرقہ کو دُور کر دیں جو ملک کو کھاتا جاتا ہے۔ ہم آپ سے کوئی ایسا مطالبہ نہیں کرتے جس سے ہم نے پہلے خود حصہ نہیں لیا۔ اور نہ ہم آپ سے کوئی ایسا کام کرانا نہیں چاہتے جو ہم نے آپ نہیں کیا۔ سچی صلح اور کینوں کے دُور کرنے کیلئے صرف اِس قدر کافی ہے کہ جیسا کہ ہم آپ کے بزرگ اوتاروں اور رشیوں کو صادق مانتے ہیں اسی طرح آپ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق مان لیں اور اِس اقرار کا آپ ہماری

طرح اعلان بھی کردیں۔ ہاں ہم آپ کے عقائد مروّجہ پر عملدرآمد کرنے سے تو مجبور ہیں۔ کیونکہ خدا نے ہمیں بتلا دیا ہے کہ پہلی کتابیں اپنی صحت پر قائم نہیں رہیں نیز آپکا مذہبی تفرقہ اس سے مانع ہے کیونکہ آریہ ورت کے صدہا مختلف رائے فرقے وید ہی کی طرف اپنے تئیں منسوب کرتے ہیں۔ پس ہم کس کس عقیدے کی تصدیق کریں۔ آپ جانتے ہیں کہ ایک شخص سے عقائد متناقضہ کی پابندی محال ہے۔ ہر ایک فرقہ اپنی طرف ہی کھینچے گا۔ اور اس جھگڑے میں پڑنا ہی فضول ہے۔ کیونکہ خدا کے آخری حکم نے جو قرآن شریف ہے دوسرے احکام کی پیروی سے ہمیں مستغنی کردیا ہے۔ پس بالفعل ہم آپ سے صلحکاری کے لئے صرف یہی چاہتے ہیں کہ آپ اجمالی طور پر قرآن شریف کے مصدّق ہوں جیسا کہ ہم اجمالی طور پر مصدق ہیں۔ ۱۴۷
اور اگر بعد میں کوئی سعید آدمی ترقی کرے تو یہ خدا کا فضل ہے۔

غرض ہم اس اصول کو ہاتھ میں لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں کہ آپ گواہ رہیں جو ہم نے مذکورہ بالا طریق کے ساتھ آپ کے بزرگوں کو مان لیا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے تھے اور آپ کی صلح پسند طبیعت سے ہم امیدوار ہیں کہ آپ بھی ایسا ہی مان لیں یعنی صرف یہ اقرار کرلیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کے سچے رسول اور صادق ہیں۔ جس دلیل کو ہم نے آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے وہ نہایت روشن اور کھلی کھلی دلیل ہے۔ اور اگر اس طریق سے صلح نہ ہو تو آپ یاد رکھیں کہ کبھی صلح نہ ہوگی بلکہ روز بروز کینے بڑھتے جائیں گے۔

مسلمان وہ قوم ہے جو اپنے نبی کریم کی عزت کے لئے جان دیتے ہیں۔ اور وہ اس بے عزتی سے مرنا بہتر سمجھتے ہیں کہ ایسے شخصوں سے دلی صفائی کریں اور اُن کے دوست بن جائیں جن کا کام دن رات یہ ہے کہ وہ اُن کے